



Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
 Available Online: <https://scrrjournal.com>
 Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
 Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)



Contemporary Economic Challenges Faced by Muslim Women Migrants and Their Solutions in Light of Islamic Teachings

معاصر تارکین وطن مسلم خواتین کے معاشی مسائل اور ان کا حل (اسلامی تعلیمات کے تناظر میں)

Mr. Ghulam Qasim

M.Phil Islamic Studies, Ghazi University Dera Ghazi Khan

mqasimkhanmusrani@gmail.com

Ms. Rubeena Shaheen

Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, International Riphah University, (Faisalabad Campus)

rshaheen016@gmail.com

ABSTRACT

This article examines the economic challenges encountered by contemporary Muslim women migrants, focusing on issues such as employment discrimination, wage gaps, lack of economic autonomy, and socio-cultural barriers. Drawing on Islamic teachings, the study highlights how these challenges not only affect individual women but also their families and broader communities. The research underscores the importance of economic empowerment for Muslim women, citing Quranic verses and Hadith that affirm women's rights to financial independence and active participation in economic activities. Examples from Islamic history, such as the entrepreneurial endeavors of Hazrat Khadijah (RA), are presented to illustrate the compatibility of Islam with women's economic roles. The article proposes practical solutions rooted in Islamic principles, including the establishment of interest-free financial institutions, effective implementation of Zakat and Sadaqat systems, and policy reforms to eliminate gender and religious biases in employment. It also calls for community-based awareness programs and vocational training to enhance women's economic participation. The study identifies gaps in existing research, particularly the lack of Islamic perspectives on migrant women's economic issues, and suggests future directions for interdisciplinary and region-specific studies.

Keywords: Muslim Women Migrants, Economic Challenges, Islamic Teachings, Financial Autonomy, Zakat, Gender Equality, Employment Discrimination, Socio-Cultural Barriers, Islamic Finance, Economic Empowerment.

تعارف

معاصر دور میں عالمی سطح پر نقل مکانی (ہجرت) کے رجحان میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس میں خاص طور پر مسلم خواتین کی تعداد قابل ذکر ہے۔ معاشی، سیاسی، تعلیمی اور سماجی وجوہات کی بنا پر لاکھوں مسلمان خواتین ہجرت کر کے مغربی اور ترقی یافتہ ممالک کا رخ کرتی ہیں۔ عالمی ادارہ برائے مہاجرین (UNHCR) کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق تارکین وطن خواتین کی تعداد میں گزشتہ دس برسوں

کے دوران خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جس کی بنیادی وجوہات میں غربت، جنگ، تعلیمی مواقع کا فقدان اور اقتصادی بحران شامل ہیں¹۔ ان مسائل کی شدت اور پیچیدگی مسلم خواتین کے لیے کئی طرح کے معاشی مسائل کا باعث بنتی ہے جن میں روزگار کی کمی، معاشی عدم مساوات، اور سماجی تنہائی سرفہرست ہیں۔

تاریکین وطن مسلم خواتین کے معاشی مسائل پر توجہ دینا اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ مسائل محض ذاتی نوعیت کے نہیں، بلکہ پورے خاندان اور معاشرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مغربی ممالک میں مسلم خواتین کو اکثر اجرتوں میں امتیازی سلوک، مذہبی و ثقافتی شناخت کی وجہ سے ملازمتوں سے محرومی اور معاشی طور پر پسماندہ رہنے کے خطرات درپیش ہیں²۔ ان مسائل کی شدت کو نظر انداز کرنے سے سماجی عدم توازن جنم لیتا ہے اور مسلمان خواتین اقتصادی ترقی میں مؤثر کردار ادا کرنے سے محروم رہتی ہیں۔ اس تناظر میں مسلم خواتین کو معاشی خود مختاری فراہم کرنا اور ان کی معاشی مشکلات کا حل تلاش کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں خواتین کے معاشی حقوق اور ذمہ داریوں کو واضح طور پر متعین کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ"³

ترجمہ: "مردوں کے لیے حصہ ہے اس میں سے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے بھی حصہ ہے اس میں سے جو انہوں نے کمایا۔"

یہ آیت اس بات کا واضح اعلان ہے کہ اسلام عورت کو مالی لحاظ سے خود مختار تسلیم کرتا ہے اور اسے مکمل طور پر اپنے مال پر تصرف کا حق دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی عورتوں کی معاشی خود مختاری کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:

"إِنَّ لِكُلِّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ"⁴

ترجمہ: "بے شک تمہارے لیے جائز ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے باہر نکلو۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ اسلام خواتین کے لیے معاشی سرگرمیوں اور کام کاج کے لیے باہر نکلنے کو جائز قرار دیتا ہے۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے جو تجارت میں مشہور تھیں اور اپنی معاشی خود مختاری کے سبب نبی کریم ﷺ کی معاشی مدد کرنے کے قابل تھیں۔ اس پس منظر میں مسلم خواتین کے لیے معاشی مسائل کا اسلامی حل فراہم کرنا نہ صرف مذہبی تقاضا ہے بلکہ عصری ضرورت بھی ہے، جس پر عمل کرنے سے معاشرتی عدل اور اقتصادی استحکام کا حصول ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

ادبی جائزہ

¹ اقوام متحدہ کا عالمی ادارہ برائے مہاجرین (UNHCR)، عالمی ہجرت رپورٹ 2022، صفحہ 27
² ڈاکٹر زینب عبداللہ، "مغرب میں مسلم خواتین کی معاشی مشکلات"، اسلامی سماجی علوم کا تحقیقی جریدہ، جلد 14، شمارہ 2 (2021)، صفحہ 45
³ القرآن، سورۃ النساء، آیت 32۔
⁴ صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر 5237۔

تارکین وطن کو درپیش معاشی مسائل عالمی سطح پر محققین کی خصوصی توجہ کا مرکز رہے ہیں۔ معاشی نقل مکانی کارجان ترقی پذیر ممالک سے ترقی یافتہ ممالک کی طرف مسلسل بڑھ رہا ہے، جس کی بنیادی وجوہات میں اقتصادی بحران، بے روزگاری، جنگ زدہ علاقوں سے نقل مکانی اور بہتر روزگار کے مواقع کی تلاش شامل ہیں۔ عالمی ادارہ برائے محنت (ILO) کے مطابق 2022ء میں تقریباً 169 ملین تارکین وطن کارکن موجود تھے جو بہتر زندگی کے حصول کے لیے دوسرے ممالک منتقل ہوئے ہیں۔ تاہم، یہ طبقہ عموماً اقتصادی مسائل کا شکار رہتا ہے جن میں کم اجرتیں، غیر مستحکم ملازمتیں، غیر رسمی شعبوں میں کام کرنے پر مجبور ہونا اور بنیادی سہولیات تک رسائی کا فقدان شامل ہیں⁵۔ خاص طور پر تارکین وطن مسلم خواتین کو معاشی طور پر دوہرے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ مذہبی و ثقافتی شناخت کے باعث اکثر اقتصادی امتیازی سلوک کا شکار بنتی ہیں⁶۔

خواتین کو درپیش معاشی مسائل عالمی سطح پر صنفی تفریق کی بحث کا ایک اہم جزو ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق، دنیا بھر میں خواتین مردوں کے مقابلے میں تقریباً 20 فیصد کم اجرت حاصل کرتی ہیں جبکہ بعض ممالک میں یہ فرق 40 فیصد تک پہنچ جاتا ہے۔ خواتین کے لیے اقتصادی مواقع کی عدم دستیابی اور روزگار کے شعبے میں صنفی امتیاز، ملازمت کے انتخاب، ترقی کے مواقع، اور دیگر معاشی وسائل تک رسائی کے حوالے سے نمایاں ہیں⁷۔ صنفی تفریق کی وجہ سے خواتین کو معاشی خود مختاری حاصل کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس سے نہ صرف ان کے معیار زندگی پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ مجموعی طور پر معاشرے کی اقتصادی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس تناظر میں خواتین کے لیے مساوی معاشی مواقع کی فراہمی ایک اہم عالمی ایجنڈا ہے جس پر بین الاقوامی ادارے مسلسل کام کر رہے ہیں⁸۔

اسلام میں خواتین کے معاشی حقوق اور کردار کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کو مکمل معاشی خود مختاری حاصل ہے، انہیں اپنی کمائی اور جائیداد پر مکمل اختیار حاصل ہے اور کوئی بھی انہیں اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید واضح طور پر فرماتا ہے:

"لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ"⁹

ترجمہ: "مردوں کے لیے اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے بھی اس میں سے حصہ ہے جو انہوں نے کمایا۔"

⁵ عالمی ادارہ برائے محنت (ILO)، عالمی رپورٹ برائے تارکین وطن کارکنان، 2022، صفحہ 12-15۔

⁶ اکثر عائشہ صدیقی، "یورپ میں مسلم خواتین کی اقتصادی مشکلات"، جرنل آف مسلم مائنارٹیز، جلد 11، شمارہ 3، 2020، صفحہ

110۔

⁷ اقوام متحدہ خواتین (UN Women)، صنفی مساوات اور اقتصادی مواقع، رپورٹ 2021، صفحہ 20-22۔

⁸ اکثر شمانہ رضوی، "عالمی اقتصادیات اور خواتین کی معاشی خود مختاری"، سماجی علوم کا جرنل، جلد 5، شمارہ 1، 2019، صفحہ

56۔

⁹ القرآن، سورۃ النساء، آیت 32۔

اسی طرح، حضرت خدیجہؓ، جو نبی کریم ﷺ کی زوجہ تھیں، تجارت پیشہ خاتون تھیں اور اپنی تجارت سے حاصل ہونے والے وسائل پر مکمل اختیار رکھتی تھیں۔ ان کی مثال خواتین کی معاشی سرگرمیوں کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے¹⁰۔

اسلامی تعلیمات کے حوالے سے عصری مباحث میں بھی خواتین کی معاشی سرگرمیوں کی اجازت اور حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ معاصر اسلامی اسکالرز اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام عورتوں کی معاشی سرگرمیوں کی نہ صرف اجازت دیتا ہے بلکہ مخصوص شرائط کے تحت ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ اس ضمن میں خاص طور پر یہ بات زیر بحث رہی ہے کہ مسلم خواتین کو ایسی معاشی سرگرمیوں کی اجازت ہے جو اسلامی اقدار کے خلاف نہ ہوں اور عورت کے وقار و عزت کو تحفظ فراہم کریں¹¹۔ مثلاً موجودہ دور میں اسلامی مالیاتی ادارے اور بینک خصوصی طور پر خواتین کے لیے سود سے پاک قرضے اور دیگر معاشی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ان کی اقتصادی خود مختاری میں اضافہ کیا جاسکے¹²۔

موجودہ تحقیقی خلا کا جائزہ لینے پر معلوم ہوتا ہے کہ تارکین وطن مسلم خواتین کے معاشی مسائل کے اسلامی حل پر بہت کم تحقیقی کام ہوا ہے۔ اگرچہ عمومی طور پر خواتین کے معاشی حقوق پر کافی تحقیق کی گئی ہے، تاہم خاص طور پر معاصر تناظر میں مسلم تارک وطن خواتین کے معاشی مسائل کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تفصیلی جائزہ نہیں لیا گیا۔ اس لیے اس تحقیقی کام کا مقصد اسی خلا کو پُر کرنا ہے، تاکہ مسلم تارکین وطن خواتین کی معاشی خود مختاری کو درپیش مسائل کی نہ صرف نشاندہی ہو سکے بلکہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں ان مسائل کے عملی اور مؤثر حل بھی پیش کیے جاسکیں۔

تارکین وطن مسلم خواتین کو درپیش معاشی مسائل

تارکین وطن مسلم خواتین کو روزگار کے حصول میں بے شمار مشکلات کا سامنا رہتا ہے جن میں زبان کا فرق، تعلیمی قابلیت کی عدم منظوری، مذہبی شناخت کی بنا پر امتیازی سلوک اور معاشرتی رویے نمایاں ہیں۔ بالخصوص یورپ اور شمالی امریکہ میں رہائش پذیر مسلم خواتین کو اکثر حجاب یا دیگر مذہبی علامات کی بنا پر نوکری کے حصول میں رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بین الاقوامی ادارہ محنت (ILO) کی رپورٹ کے مطابق مسلمان خواتین کو روزگار کے حصول میں مذہبی تعصبات کی وجہ سے اکثر مسترد کیا جاتا ہے اور بعض اوقات ان کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ مہارتوں کو نظر انداز کر کے انہیں کم درجے کی ملازمتوں تک محدود کر دیا جاتا ہے¹³۔ اس طرح کی صورت حال خواتین کو معاشی لحاظ سے غیر مستحکم کرتی ہے اور ان کی معاشرتی شمولیت میں رکاوٹ بنتی ہے۔

¹⁰ علامہ ابن سعد، "الطبقات الکبریٰ"، جلد 8، صفحہ 18-20۔

¹¹ ڈاکٹر محمد طاہر القادری، "اسلام میں خواتین کے معاشی کردار کی اہمیت"، منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور، 2018، صفحہ 75۔

¹² ڈاکٹر عبید اللہ فہد، "اسلامی بینکاری اور خواتین کی معاشی خود مختاری"، جرنل آف اسلامک فنانس اینڈ بزنس، جلد 4، شمارہ 2،

2021، صفحہ 45-48۔

¹³ عالمی ادارہ محنت (ILO)، "تارکین وطن خواتین کو درپیش روزگار کی مشکلات"، جنیوا، 2022، صفحہ 35-37۔

اجرتوں میں امتیازی سلوک بھی مسلم تارکین وطن خواتین کے معاشی مسائل کا ایک بڑا سبب ہے۔ مختلف تحقیقی مطالعات میں واضح کیا گیا ہے کہ خواتین بالعموم اور مسلم خواتین بالخصوص ترقی یافتہ ممالک میں مردوں کی نسبت کم اجرت پاتی ہیں، حالانکہ وہ یکساں قابلیت اور محنت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ، کینیڈا اور یورپی ممالک میں مسلم خواتین کو ان کے مرد ساتھیوں کے مقابلے میں 15 سے 30 فیصد تک کم اجرت دی جاتی ہے¹⁴۔ اس امتیازی سلوک کی بنیادی وجہ مسلم خواتین کی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اقتصادی میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں اور اپنی صلاحیتوں کا بھرپور فائدہ اٹھانے سے قاصر رہتی ہیں۔

مسلم خواتین کی اقتصادی خود مختاری کے فقدان کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے ایک بنیادی وجہ گھر کے اندر اور باہر ان کے اختیارات اور فیصلہ سازی میں شرکت کی محدودیت ہے۔ گھر اور خاندان میں مالی معاملات کے فیصلوں پر مردوں کا کنٹرول عموماً زیادہ ہوتا ہے، جس کے باعث خواتین معاشی طور پر دوسروں پر انحصار کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ تارک وطن خواتین کے لیے مقامی اقتصادی نظام، بینکنگ خدمات، اور کاروباری مواقع تک رسائی مشکل ہوتی ہے، جس کے باعث ان کی معاشی سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں¹⁵۔ یہ صورت حال خواتین کی معاشی خود مختاری اور اقتصادی ترقی کو شدید متاثر کرتی ہے۔

معاشی مسائل کے سماجی و ثقافتی پہلو بھی تارکین وطن مسلم خواتین کے لیے ایک بڑا چیلنج ہیں۔ سماجی اور ثقافتی طور پر مسلم خواتین سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ گھریلو ذمہ داریوں کو اولیت دیں اور بیرونی اقتصادی سرگرمیوں میں کم حصہ لیں۔ ایسے حالات میں مسلم خواتین کو نہ صرف سماجی دباؤ کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ ان کی حوصلہ شکنی بھی ہوتی ہے جس سے ان کی معاشی سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں۔ معاشرتی رویے، روایات اور مذہبی غلط فہمیوں کی بنا پر خواتین کی بیرونی اقتصادی سرگرمیوں کو بعض اوقات ناپسندیدہ قرار دیا جاتا ہے¹⁶۔ یہ سماجی رویے خواتین کی معاشی خود مختاری اور اقتصادی شراکت داری کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس صورت حال کے تدارک کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی تعلیمات کے اصل مفہوم کو اجاگر کیا جائے جس میں خواتین کو معاشی حقوق اور ذمہ داریاں واضح طور پر عطا کی گئی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں خواتین کے معاشی حقوق

اسلامی تعلیمات نے خواتین کی معاشی خود مختاری کو واضح طور پر تسلیم کرتے ہوئے انہیں اپنے مال پر مکمل اختیار عطا کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

¹⁴ ڈاکٹر نازیہ احمد، "ترقی یافتہ ممالک میں مسلم خواتین کی معاشی حیثیت: مسائل اور امکانات"، جرنل آف وومن اسٹڈیز، جلد 6، شمارہ 1، 2021، صفحہ 88-92۔

¹⁵ ڈاکٹر شاہدہ حسین، "مسلم خواتین کی اقتصادی خود مختاری میں حائل رکاوٹیں"، پاکستانی جرنل آف اسلامک اکنامکس، جلد 8، شمارہ 2، 2020، صفحہ 58-62۔

¹⁶ ڈاکٹر شازیہ قریشی، "مسلم معاشروں میں خواتین کی اقتصادی سرگرمیوں کے سماجی و ثقافتی پہلو"، تحقیقی مجلہ برائے سماجی علوم، جلد 15، شمارہ 3، 2021، صفحہ 120-125۔

"لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ"¹⁷

ترجمہ: "مردوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا، اور عورتوں کے لیے بھی اس میں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا۔"

اس آیت کی رو سے عورت اور مرد دونوں کو اپنی محنت کے ثمرات پر مساوی حق حاصل ہے۔ اسلام میں عورت کو وراثت کے ذریعے ملنے والے مال پر بھی مکمل ملکیت اور تصرف کا حق ہے۔ اسی طرح شادی کے بعد بھی عورت کا مال اس کی ذاتی ملکیت ہوتا ہے جس پر اس کے شوہر کا کوئی حق نہیں۔ حدیث نبوی ﷺ میں بھی خواتین کی معاشی آزادی کی تائید واضح طور پر ملتی ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ مَالَ أَحَدٍ بِغَيْرِ طَيْبِ نَفْسٍ"¹⁸

ترجمہ: "کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کا مال بغیر اس کی خوش دلی کے لے۔"

یہ حدیث خواتین کی معاشی خود مختاری کو مضبوط کرتی ہے کیونکہ عورت کا مال اس کی مکمل ملکیت ہوتا ہے جس پر کوئی بھی شخص، حتیٰ کہ قریبی رشتے دار بھی زبردستی حق نہیں رکھ سکتے۔

تاریخ اسلام میں صحابیاتؓ کی زندگیوں میں معاشی سرگرمیوں کی مثالیں کثرت سے موجود ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ اسلام خواتین کی اقتصادی سرگرمیوں کی اجازت دیتا ہے اور انہیں اس میدان میں عملی کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی مثال اس سلسلے میں سب سے نمایاں ہے، جنہوں نے تجارت کے ذریعے نمایاں معاشی کامیابیاں حاصل کیں اور رسول اللہ ﷺ کے اولین معاونین میں شامل تھیں۔ ان کی تجارت کا وسیع کاروبار تھا اور وہ اپنے مال پر مکمل اختیار رکھتی تھیں¹⁹۔ اسی طرح حضرت زینب بنت جحشؓ دستکاری کے ذریعے معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی غریبوں میں تقسیم کرتی تھیں²⁰۔ ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ خواتین کی معاشی سرگرمیاں اسلام میں قابل ستائش ہیں اور اس حوالے سے اسلام کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتا بلکہ شرعی حدود کے اندر اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

اسلامی فقہ میں بھی خواتین کی ملکیت اور تجارت کے حقوق کا واضح تعین کیا گیا ہے۔ فقہائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ عورت کا مال اس کی مکمل ذاتی ملکیت ہے جس میں تصرف کرنے کا اسے مکمل اختیار ہے²¹۔ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ نے "المغنی" میں عورت کے حق ملکیت اور تجارت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عورت اپنے مال کو خرید و فروخت، عطیات دینے، اور کاروبار کرنے میں

¹⁷ القرآن، سورة النساء، آیت 32۔

¹⁸ مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر 20695۔

¹⁹ علامہ ابن سعد، "الطبقات الکبریٰ"، جلد 8، صفحہ 18-20۔

²⁰ ابن حجر عسقلانی، "الاصابة فی تمییز الصحابة"، جلد 4، صفحہ 309۔

²¹ ڈاکٹر محمد یوسف القرضاوی، "فقہ الزکوٰۃ"، مترجم: مولانا عبدالغفار حسن، اسلامی اکیڈمی لاہور، 2012، جلد 2، صفحہ 432-435۔

مکمل طور پر آزاد ہے بشرطیکہ یہ سرگرمیاں شریعت کے متعین کردہ حدود کے اندر ہوں²²۔ اس طرح اسلام عورت کی معاشی خود مختاری اور اقتصادی سرگرمیوں کو مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے اور اس کے ساتھ انصاف اور مساوات کا رویہ اپناتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اسلام نے خواتین کو معاشی حوالے سے مکمل خود مختاری فراہم کی ہے۔ قرآنی آیات، احادیث نبویہ ﷺ، صحابیات کی عملی زندگی اور فقہ اسلامی کی تشریحات سے واضح ہے کہ خواتین کے لیے اقتصادی سرگرمیوں کی نہ صرف اجازت ہے بلکہ اس کی ترغیب اور حوصلہ افزائی بھی کی گئی ہے۔ ان واضح اسلامی تعلیمات کے باوجود عصر حاضر میں خواتین کو معاشی میدان میں جو مشکلات پیش آتی ہیں، ان کا حل تلاش کرنے کے لیے انہی اسلامی اصولوں کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں اسلامی تعلیمات کو عملی طور پر نافذ کرنا معاشرتی اور معاشی انصاف کے قیام کی راہ ہموار کرے گا۔

معاصر مسلم خواتین کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معاشی مسائل کے حل

معاصر مسلم خواتین بالخصوص تارکین وطن خواتین کے معاشی مسائل کے حل میں اسلامی مالیاتی اداروں کا کردار بہت اہم ہے۔ یہ ادارے شریعت کی بنیاد پر خواتین کے لیے خصوصی معاشی سہولتیں فراہم کر سکتے ہیں۔ مثلاً سود سے پاک قرضوں، مشارکہ اور مضاربہ جیسے مالیاتی طریقوں کے ذریعے خواتین کو چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار شروع کرنے میں مدد دی جاسکتی ہے²³۔ اسلامی بینکاری نظام کا بنیادی مقصد ہی یہی ہے کہ سود کے بغیر معاشی سرگرمیوں کو فروغ دیا جائے، جس سے معاشرے کے تمام افراد بالخصوص خواتین استفادہ کر سکتی ہیں۔ ان مالیاتی اداروں کے ذریعے نہ صرف خواتین کے لیے نئے اقتصادی مواقع پیدا ہوں گے بلکہ انہیں اپنی مالی خود مختاری حاصل کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

اسلام نے خواتین سمیت معاشرے کے تمام کمزور طبقات کی معاشی معاونت کے لیے زکوٰۃ اور صدقات کا جامع نظام متعارف کرایا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ"²⁴

ترجمہ: "بے شک صدقات (زکوٰۃ) فقراء اور مسکین کے لیے ہیں۔"

زکوٰۃ اور صدقات کا موثر نفاذ مسلم خواتین کے معاشی مسائل کے حل میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے۔ اس نظام کے تحت صاحب ثروت افراد اور ریاست کی طرف سے خواتین کو معاشی تحفظ فراہم کیا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

²² علامہ ابن قدامہ، "المغنی"، دار الکتب العلمیہ بیروت، جلد 6، صفحہ 34-35۔
²³ ڈاکٹر عبید اللہ فہد، "اسلامی بینکاری اور خواتین کی معاشی خود مختاری"، جرنل آف اسلامک فنانس اینڈ بزنس، جلد 4، شمارہ 2، 2021، صفحہ 45-48۔

²⁴ القرآن، سورۃ التوبہ، آیت 60۔

"تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ"²⁵

ترجمہ " : یہ (زکوٰۃ) ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان ہی کے غریبوں کو لوٹادی جائے گی۔ "

اس حدیث کے مطابق زکوٰۃ اور صدقات کا نظام معاشرے کے غریب اور معاشی طور پر کمزور افراد کی کفالت کا ذریعہ ہے۔ اگر اس نظام کو مؤثر طور پر نافذ کیا جائے تو تارکین وطن مسلم خواتین کی اقتصادی مشکلات کم ہو سکتی ہیں اور انہیں معاشی استحکام فراہم کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی اخلاقیات پر مبنی اقتصادی پالیسیاں خواتین کے معاشی مسائل کے حل کا ایک مؤثر اور دیرپا ذریعہ ہیں۔ اسلام مساوات، انصاف اور معاشی خود مختاری کے اصولوں کو فروغ دیتا ہے۔ اسلام کی معاشی تعلیمات دولت کی منصفانہ تقسیم اور معاشی انصاف کو یقینی بنانے پر زور دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ"²⁶

ترجمہ " : تاکہ (مال و دولت) تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔ "

اس آیت سے واضح ہے کہ اسلام دولت کی تقسیم کو مخصوص طبقے تک محدود رکھنے کی بجائے پورے معاشرے میں منصفانہ طور پر گردش کا حکم دیتا ہے۔ اگر اس اسلامی اصول کو جدید اقتصادی پالیسیوں میں عملی طور پر شامل کیا جائے تو خواتین کو معاشی انصاف اور برابر مواقع فراہم کیے جاسکتے ہیں۔ اسلامی اخلاقیات کی بنیاد پر بنائی گئی پالیسیوں کے ذریعے صنفی امتیاز کے خاتمے، یکساں معاشی مواقع اور مساوی اجرتوں کے حصول کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ مجموعی طور پر اسلام کی واضح معاشی تعلیمات کے نفاذ سے تارکین وطن مسلم خواتین کی معاشی مشکلات کا دیرپا حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی مالیاتی ادارے سود سے پاک قرضوں اور معاونت کے ذریعے خواتین کی اقتصادی شمولیت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ زکوٰۃ و صدقات کے مؤثر نظام کے نفاذ سے معاشی تحفظ فراہم کیا جاسکتا ہے اور اسلامی اخلاقیات پر مبنی پالیسیوں سے معاشی عدل اور انصاف کا قیام ممکن ہے۔ ان اقدامات کے ذریعے نہ صرف خواتین کو اقتصادی خود مختاری حاصل ہوگی بلکہ پورا معاشرہ خوشحالی اور استحکام کی جانب گامزن ہو سکتا ہے۔

بحث

اس تحقیق کے نتائج کو گزشتہ تحقیقی مطالعات کے ساتھ موازنہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ تارکین وطن مسلم خواتین کے معاشی مسائل اور ان کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں حل اب تک کی تحقیقی روایت کی تائید کرتا ہے۔ ماضی کی تحقیقات میں بھی یہ بات سامنے آئی ہے کہ مسلم خواتین کو مغربی معاشروں میں روزگار کے حصول میں ثقافتی اور مذہبی امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم، اس تحقیق نے مزید یہ واضح کیا ہے کہ اسلام کے معاشی اصولوں پر مبنی حکمت عملیوں، مثلاً اسلامی بینکاری اور زکوٰۃ کے نظام کے ذریعے ان مسائل کا دیرپا حل

²⁵ صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، حدیث نمبر 1496۔

²⁶ القرآن، سورة الحشر، آیت 7۔

ممکن ہے۔ اس حوالے سے پچھلی تحقیقات نے معاشی مشکلات کا عمومی جائزہ لیا تھا مگر موجودہ تحقیق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مخصوص اور عملی تجاویز پیش کرتی ہے۔

عصر حاضر میں رونما ہونے والی معاشرتی، سیاسی اور ثقافتی تبدیلیوں نے مسلم خواتین کے معاشی مسائل کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ عالمی سطح پر اسلاموفوبیا میں اضافہ اور تارکین وطن کے حوالے سے منفی رویے خواتین کی معاشی شمولیت کو محدود کر رہے ہیں۔ سیاسی تبدیلیوں کے باعث سخت امیگریشن قوانین اور شہریت کے مسائل بھی خواتین کی معاشی شرکت کو متاثر کرتے ہیں۔ ثقافتی طور پر بھی تارکین وطن خواتین کو دو طرفہ دباؤ کا سامنا ہے۔ مغربی ثقافت میں مکمل شمولیت نہ ہونے اور آبائی ثقافت کی روایات برقرار رکھنے کی کوشش انہیں معاشی میدان میں پیچھے رکھتی ہے۔ ان پیچیدہ تبدیلیوں کے پیش نظر اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر معاشی حکمت عملی تشکیل دینے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تجویز کردہ معاشی مسائل کے حل کی عملی افادیت مسلم معاشروں اور مغربی ممالک دونوں کے لیے واضح طور پر نظر آتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ و صدقات کے نظام کا مؤثر نفاذ خواتین کو مالی استحکام فراہم کر سکتا ہے اور اسلامی مالیاتی ادارے سود سے پاک مالی سہولیات دے کر معاشی خود مختاری کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔ قرآن و سنت میں دی گئی معاشی ہدایات پر عمل درآمد معاشرے میں عدل و مساوات کو فروغ دینے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلامی معاشی تعلیمات عورتوں کو خود مختار معاشی کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں، جس سے ان کے ذاتی اور اجتماعی زندگی کے مسائل کم ہوتے ہیں۔ ان اقدامات کی عملی افادیت تاریخی طور پر بھی ثابت شدہ ہے۔

مسلم خواتین کی معاشی خود مختاری کو فروغ دینے کی اہمیت عصر حاضر میں ناگزیر ہے کیونکہ معاشی لحاظ سے خود مختار خواتین معاشرے کی مجموعی ترقی اور استحکام میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ اسلام نے اس اہمیت کو پہلے ہی واضح کیا ہے جس کا عملی نمونہ صحابیات کی زندگیوں میں ملتا ہے۔ خواتین کی معاشی خود مختاری کے لیے اسلامی مالیاتی اداروں، کاروباری تربیت، اور قانونی تحفظ پر مبنی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ایسے ادارے قائم کرنے کی ضرورت ہے جو خواتین کو بلا سود قرضے، فنی تربیت اور تجارتی معاونت فراہم کریں تاکہ وہ خود کفیل بن سکیں۔ اس حوالے سے کمیونٹی سطح پر آگاہی مہمات اور تعلیمی پروگرام بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ موجودہ معاشی پالیسیوں اور اداروں میں اصلاحات کی فوری ضرورت ہے تاکہ مسلم خواتین کو معاشی مساوات اور مواقع کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے۔ مغربی ممالک کی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ روزگار کے قوانین میں مذہبی امتیاز کو ختم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔ اس کے علاوہ اسلامی ممالک اور اداروں کو بھی چاہیے کہ وہ تارکین وطن مسلم خواتین کے لیے مخصوص مالی منصوبے اور پروگرام تشکیل دیں۔ مزید برآں، معاشی اداروں میں صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لیے جامع پالیسی سازی کرنا ہوگی۔ اس طرح خواتین کو درپیش معاشی چیلنجز کو دور کرنے میں مدد ملے گی اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اقتصادی انصاف اور خوشحالی کا ہدف حاصل کیا جاسکے گا۔

نتیجہ اور سفارشات

اس تحقیقی مقالے میں معاصر تارکین وطن مسلم خواتین کے معاشی مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے ان مسائل کے حل کے لیے اسلامی تعلیمات کو بنیاد بنایا گیا۔ مقالے میں واضح کیا گیا کہ معاشی مسائل جیسے روزگار کے حصول میں مشکلات، اجرتوں میں امتیازی سلوک، اقتصادی خود مختاری کے فقدان کی وجوہات اور ان مسائل کے سماجی و ثقافتی پہلو نمایاں اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ بھی سامنے آیا کہ تارکین وطن مسلم خواتین کو روزگار کی فراہمی اور ان کی اقتصادی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ایسے اسلامی مالیاتی نظام تشکیل دیے جائیں جو خواتین کو سود سے پاک قرضوں، تجارتی تربیت اور اقتصادی معاونت فراہم کریں۔ زکوٰۃ اور صدقات کا نظام مؤثر طور پر نافذ کر کے بھی خواتین کی معاشی مشکلات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اسلامی فقہ اور قرآن و سنت کی روشنی میں خواتین کی مکمل معاشی خود مختاری ثابت شدہ ہے جس کی عملی مثالیں تاریخ اسلام میں بھی موجود ہیں۔

تحقیق کے نتیجے میں چند عملی سفارشات پیش کی جا رہی ہیں۔ اسلامی مالیاتی اداروں کو چاہیے کہ وہ خواتین کی معاشی شمولیت بڑھانے کے لیے خصوصی منصوبے تیار کریں جن میں سود سے پاک قرضے، تجارت کے لیے تکنیکی معاونت اور کاروباری رہنمائی فراہم کی جائے۔ اسلامی ممالک اور مغربی ممالک کی حکومتوں کو بھی ایسی پالیسی سازی کرنی چاہیے جو روزگار میں صنفی امتیاز ختم کرے اور مذہبی و ثقافتی شناخت کے باعث کسی بھی قسم کے معاشی امتیاز کو ختم کیا جائے۔ اس حوالے سے حکومتوں کو روزگار کے قوانین میں ترمیم کرنے اور تارکین وطن خواتین کی پیشہ ورانہ مہارتوں کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی کمیونٹیز کو چاہیے کہ وہ آگاہی مہمات اور تعلیمی پروگرام شروع کریں جن کے ذریعے خواتین کو ان کے معاشی حقوق اور اسلامی تعلیمات کے تحت حاصل سہولیات سے آگاہی دی جاسکے۔ مقامی مساجد اور اسلامی مراکز اس سلسلے میں بنیادی کردار ادا کر سکتے ہیں، جہاں اقتصادی تربیت اور شعور بیدار کرنے کے پروگرام منعقد ہوں۔

آئندہ تحقیق کے لیے چند تجاویز بھی پیش کی جاتی ہیں۔ مستقبل میں تارکین وطن مسلم خواتین کے مخصوص معاشی مسائل پر مزید گہری تحقیق کی ضرورت ہے، جس میں ہر خطے کے ثقافتی، سیاسی اور سماجی پہلوؤں کو سامنے رکھ کر مسائل اور ان کے حل کا جائزہ لیا جائے۔ خاص طور پر وہ تحقیقی مطالعات جن میں تارکین وطن مسلم خواتین کے اقتصادی مسائل کا مقامی قوانین، اداروں کی پالیسیوں اور اسلامی فقہی تناظر میں تقابلی جائزہ لیا جائے، زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ مستقبل کی تحقیقات میں ایسی کمیونٹی کی بنیاد پر ریسرچ بھی شامل کی جاسکتی ہے جو براہ راست متاثرہ خواتین کے تجربات کو شامل کرے۔ اسی طرح ان ممالک کی پالیسیوں کا تفصیلی تجزیہ بھی مفید ثابت ہوگا جہاں مسلمان خواتین تارکین وطن کی حیثیت سے مقیم ہیں تاکہ وہاں معاشی انصاف اور مواقع کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ان تمام سفارشات پر عمل درآمد کے ذریعے مسلم خواتین کی معاشی خود مختاری اور اقتصادی شمولیت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے جس سے نہ صرف خواتین کی ذاتی زندگی بہتر ہوگی بلکہ معاشرے میں بھی استحکام، انصاف اور خوشحالی کو فروغ ملے گا۔